مطبوعات

مسلمان اور مغربی تعلیم از پروفیسر سید محمد سلیم ۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان ۸۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ۔لاہور۔ سفید کاغذ پر اچھی طباعت۔ صفحات: ۳۶۷
قیمت: ۲۷/- روپے (جو ارزاں ہے)

اس کتاب کا تعارف لکھنا مشکل ہے۔ اس میں اتنا مواد ہے اور اتنی ضروری معلومات ہیں کہ اگر ان کے صرف موضوع ہی لکھے جائیں تو بڑی جگہ چاہیے۔ کتاب کے ابتدائی یک صد صفحات (تقریباً) مغربی اقوام اور خصوصاً انگریزوں کے برصغیر میں ورود اور ان کی سازشی کارروائیوں کے متعلق ہیں۔ وہ لوگ جس ذہنیت کے ساتھ آئے اور مقامی آبادی، خصوصاً مسلمانوں سے جو سلوک کیا اور ہندوؤں کو جس طرح ان کے مقابلے کے لیے کھڑا کیا، یہ داستان ان اوراق میں بکھری ہوئی ہے۔ خود تعلیم کے باب میں یہ کہا گیا ہے کہ ابتداءً تو مقامی لوگوں کو پڑھنے لکھنے سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔ پھر جب تعلیم کا دور چلا تو مسلمانوں کو پیچھے پھینکنے کی تدبیریں کی گئیں۔

برصغیر میں مغربی تسلط کے بعد تعلیم کی ابتدا عیسائیت کی تبلیغ کے لیے مختلف پادریوں نے کی اور جا بجا اسکول اور کالج کھولے۔ ۱۶۹۸ء کے اجارہ نامہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو حکومت برطانیہ کی طرف سے اس بات کا پابند کیا گیا کہ ہر قلعے اور فیکٹری میں کم سے کم ایک پادری کو پروٹسٹنٹ مذہب کی تعلیم دینے کے لیے مامور کیا جائے۔ ۱۷۷۳ء کے اجارہ نامہ کے تحت کمپنی کی حکومت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ وارن ہیسٹنگز نے ۱۷۸۱ء میں مدرسہ عالیہ کلکتہ قائم کیا۔ پھر ہندو سنسکرت کالج بنارس (۱۷۹۱ء) میں اور فورٹ ولیم مدرسہ ۱۷۹۹ء میں قائم ہوا جو

سلطان ٹیپو پر انگریزی فتح کی تاریخ ۴ مئی ۱۸۰۰ء کو کالج بنا دیا گیا۔ ویلزلی نے اپنے ملازمین کے لیے جو نصاب تجویز کیا تھا۔ وہ کتاب کے صفحہ ۱۳۰ پر درج ہے۔ تعلیم کے ساتھ احیائے علوم و ادبیات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

یہ تفصیل کتاب ہی میں دیکھیے کہ یہاں کے لیے برطانوی تعلیمی پالیسی کا ایک ایک نکتہ کب کب کس کس نے نمایاں کیا۔

برطانوی پارلیمنٹ کی قرارداد تعلیم (۱۸۱۳ء) بڑی اہم ہے، اسے کتاب کے صفحہ ۴۴-۱۴۳ پر اور اس کی تشریح کو صفحہ ۴۴ اسے ۴۸ تک ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں مسلمانوں کے وجود اور ان کی قومیت اور تہذیب اور ضرورت تعلیم کا کوئی حوالہ نہیں۔ بارھواں باب بتاتا ہے کہ کس طرح (۱۸۳۵ء تا ۱۸۵۴ء) مشرقی تعلیم کا خاتمہ ہوا اور مغربی تعلیم کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ اور اسی مرحلے میں قانون تنسیخ اوقاف منظور کر کے بالفاظ ولیم ہنٹر مسلمانوں کے نظامِ تعلیم پر شاہ ضرب لگائی گئی پھر لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم اور اس کے مطابق بننے والی پالیسی اور اس کے نفاذ و اثرات کا ذکر ہے۔ تعلیم کے معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ جو زیادتیاں کی گئیں۔ ان کے بارے میں ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت کو تلافی کا احساس ہوا کہ نیا منصوبہ بنایا جائے۔ چنانچہ ایک تعلیمی کمیشن منظور ہوا اور پھر مسلمانوں کی تعلیم کے لیے جو احکام دیئے گئے۔ وہ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵ پر ملاحظہ ہوں۔ آگے چل کر سرسید کی تعلیمی مساعی اور دوسری طرف مسیحی اداروں کے بننے کی تفصیل ہے۔

افسوس ہے کہ اس سے زیادہ کچھ عرض کرنا امکان میں نہیں۔ اہلِ ذوق کتاب حاصل کر کے خود دیکھیں۔

روح، عذابِ قبر اور سماعِ موتیٰ | از مولینا عبدالرحمٰن کیلانی۔ ناشر: مکتبۃ السلام۔ وسن پورہ لاہور۔ صفحات: ۱۲۵ قیمت: دس روپے

یہ ایک صاحبِ علم کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ خوب تحقیق کی گئی ہے۔ ان دنوں (اور پہلے سے بھی) ان موضوعات پر مختلف دائروں میں بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان بحثوں کی تنقیح و توضیح کا کام